|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144610180163

محترم جناب مفتی صاحب !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جناب عالی! گزارش یہ ہے کہ میری بیٹی کی شادی تین سال پہلے ہوئی تھی ،شادی کے بہت جلد ہی گھر میں جھگڑے شروع ہوگئے دونوں میاں بیوی میں مختلف باتوں پر،تین چار مرتبہ ہاتھ بھی اٹھایا میرے داماد نے میری بیٹی پراور اب تین سال بعد جھگڑاہوادونوں میں دوبارہ اور اس جھگڑے کے دوران میرے داماد نے میری بیٹی کو سب گھر والوں کے سامنے ساس،سسر،دیور یہ تین لوگ موجود تھے رات ایک بجے کے قریب ایک ہفتہ پہلے دو مرتبہ لفظ ادا کردیا کہ (میں نے تمہیں طلاق دی،میں نےتمہیں طلاق دی)یہ جملہ میرے داماد نے دو مرتبہ اپنے منہ سےادا کیا ہے، پھر اپنی ماں کو بولتا ہوا کمرے سے چلا گیا،میرے داماد نے صرف دو مرتبہ طلاق دی یہ جملہ کہا ہے اور تیسری مرتبہ وہ کہنے والا ہی تھا کہ اس کی ماں نے میرے داماد کے منہ پر ہاتھ رکھ لیااور وہ تیسری مرتبہ اپنی زبان سے طلاق کا لفظ ادا ہی نہیں کرسکا،مگر دو مرتبہ سب کے سامنےاس نے میری بیٹی کو یہ جملہ بولا ہے۔

اب مجھے اس پرآپ سے معلوم کرنا ہے کہ یہ طلاق ہوگئی ہے یہ تین مہینہ میں میری بیٹی اس کے پاس جاسکتی ہے ایک مرتبہ کی باقی ہے ان کے رشتےمیں طلاق،اب آپ رہنمائی کیجیےمیں اپنی بیٹی کو اپنے پاس لے آئی ہوں اس کی دوسال کی بیٹی اس کے ساتھ میرے ہی پاس ہے کیا اس شادی میں آگے چلنے کی کچھ گنجائش موجود ہے مجھے مشورہ دیجیے۔(شکریہ)

مستفتیہ:کنزہ

رفیق سنٹرایس بی14،فلیٹ نمبر 12،بلاک کے،شمالی ناظم آباد کراچی

03222285299

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورتِ مسئولہ میں جب سائلہ کے داماد نے لڑائی جھگڑا کرتے ہوئے اپنی بیوی کو ان الفاظ سےدو مرتبہ طلاق دی کہ "میں نے تمہیں طلاق دی"تو اس سے سائلہ کی بیٹی پر  دو طلاقِ رجعی واقع ہوگئیں ،اگر عدت (تین ماہواریاں اگر حمل نہ ہو اوراگر  حمل ہو تو  وضع حمل تک)نہ گزری ہوتو سائلہ کے داماد کو  عدت میں رجوع کرنے کا حق حاصل ہے اور اگر سائلہ کی بیٹی کی عدت گزرگئی ہے تو تجدیدِ نکاح کے بغیر دونوں کا  ساتھ رہنا جائز نہیں،نیز  دونوں صورتوں (عدت میں رجوع کرنے  یا عدت کے بعد تجدیدِ نکاح کرنے کی صورت )میں آئندہ کے لیے سائلہ کے داماد کو کو ایک طلاق کا حق حاصل ہوگا ۔

لقولہ تعالیٰ:

الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمْساکٌ بِمَعْرُوف أَوْ تَسْریحٌ بِإِحْسان۔

(سورہ بقرۃ،229)

لما فی رد المحتار :

"أن الصريح لا يحتاج إلى النية ولكن لا بد في وقوعه قضاء وديانة من قصد إضافة لفظ الطلاق إليها۔"

)کتاب الطلاق، باب صریح الطلاق، ج: ۳،ص:۲۵۰ ، ط: سعید(

لما فی الھندیۃ :

"الرجعة إبقاء النكاح على ما كان ما دامت في العدة كذا في التبيين وهي على ضربين: سني وبدعي (فالسني) أن يراجعها بالقول ويشهد على رجعتها شاهدين ويعلمها بذلك فإذا راجعها بالقول نحو أن يقول لها: راجعتك أو راجعت امرأتي۔۔۔۔۔ ويستحب أن يراجعها بعد ذلك بالإشهاد كذا في الجوهرة النيرة."

(کتاب الطلاق،الباب السادس فی الرجعۃ وفی ما۔۔۔۔،ج:۱،ص:۴۶۸،ط:رشیدیہ)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

18/10/1446ھ

17/04/2025ش



18/10/1446ھ

17/04/2025ش